



## سوال

(64) آیت وَإِن مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا مِثْلَ وِرْدِ الْمَاءِ فِي الْوَادِيِّ مِثْلَ وِرْدِ الْمَاءِ فِي الْوَادِيِّ مِثْلَ وِرْدِ الْمَاءِ فِي الْوَادِيِّ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سورہ مریم کی آیت ۴۱، ۴۲ اس طرح ہے :

وَإِن مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۖ ثُمَّ نُجِی الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثَّتًا (مریم ۴۱/۱۹-۴۲)

”اور تم میں سے کوئی (شخص) نہیں مگر اسے اس پر گزرنا ہوگا، یہ تمہارے پروردگار پر لازم اور مقرر ہے۔ پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔“

میں اس آیت کریمہ، خاص طور پر ”ورود“ کے معنی معلوم کرنا چاہتا ہوں، میں نے ابن رجب حلی کی کتاب ”التحلیف من النار“ میں پڑھا ہے کہ آئمہ کا ”ورود“ کے معنی کی تفسیر میں اختلاف ہے۔ تو سوال یہ ہے کیا اس کے معنی جہنم کی آگ میں داخل ہونے کے ہیں کہ ایک بار تو مومن اور کافر سب جہنم میں داخل ہوں گے اور پھر اللہ تعالیٰ مومنوں کو جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمادے گا یا اس سے مقصود اس بل صراط پر سے گزرنا ہے جو تلوار کی دھار سے باریک ہے اور جس سے پہلا گروہ بجلی کی طرح، دوسرا گروہ ہوا کی طرح، تیسرا جڑوہ عمدہ گھوڑے کی طرح، چوتھا گروہ اعلیٰ درجہ کے اونٹ اور دیگر جانوروں کی رفتار سے گزر جانے کا اور فرشتے اس وقت کہہ رہے ہوں گے کہ اے اللہ! سلامت رکھنا، اے اللہ! سلامت رکھنا؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث سے یہ ثابت ہے کہ اس ورود سے مراد اس بل صراط سے گزرنا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے جہنم کی ٹھٹھ پر نصب فرمایا ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو جہنم سے بچائے۔۔۔ اور جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے لوگ اپنے اعمال کے مطابق اس سے گزر جائیں گے۔